بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم جمعہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹	۲۷ ظہور ۱۳۴۴ ہش ۲۹ ربیع الثانی ۱۳۸۵ھ ۲۷ اگست ۱۹۶۵ء	نمبر ۱۹۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۶ اگست بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

—● ربوہ ۲۶ اگست محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب جماعت احمدیہ انگلستان کے سالانہ جلسہ میں شرکت کی غرض سے کل مورخہ ۲۷ اگست بروز جمعۃ المبارک پی۔ آئی۔ اے کے ذریعہ کراچی سے انگلستان روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو۔ اسلام اور احمدیت کی ترقی کے حق میں آپ کے دورہ کے عظیم الشان نتائج ظاہر فرمائے اور آپ نہایت درجہ کامیاب دورہ کے بعد بخیر و عافیت واپس تشریف لائیں۔ آمین۔

—● ربوہ ۲۶ اگست بیگم صاحبہ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی طبیعت تا حال ناساز ہے۔ کل سے اسہال کی تکلیف بھی ہو گئی ہے جس کی وجہ سے کمزوری بہت ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفا عطا فرمائے آمین۔

—● ربوہ ۲۶ اگست مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو اب فضل عمر ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے۔ ان کی ٹانگ میں زہرباد کی وجہ سے جو پھوڑا نکل آیا ہے۔ آج اس کا اپریشن ہو رہا ہے۔ احباب اپریشن کی کامیابی اور صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

—● کراچی (بذریعہ تار) مکرم سید ارتضیٰ علی صاحب بہت بیمار ہیں اور حالت تشویشناک ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہر آن اور ہر پل میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کی ضرورت ہے

مومن کا گزارہ تو ہو ہی نہیں سکتا جب تک اس کا دھیان ہر وقت خدا کی طرف لگا نہ رہے

"اللہ تعالیٰ بھی فرماتا ہے اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ کہ اے لوگو جو تم خدا تعالیٰ سے غافل ہو، دنیا طلبی نے تم کو غافل کر دیا ہے یہاں تک کہ تم قبروں میں داخل ہو جاتے ہو مگر غفلت سے باز نہیں آتے کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مگر اس غلطی کا تم کو عنقریب علم ہو جائیگا۔ ثُمَّ کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ پھر تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ عنقریب تم کو علم ہو جائیگا کہ جن خواہشات کے پیچھے تم پڑے ہو وہ ہرگز تمہارے کام نہ آدیں گی اور حسرت کا موجب ہوں گی۔ کَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْیَقِیْنِ۔ اگر تم کو یقینی علم حاصل ہو جاوے تو تم علم کے ذریعے سوچ کر اپنے جہنم کو دیکھ لو اور تم کو پتہ لگ جاوے کہ تمہاری زندگی جہنمی زندگی ہے اور جن خیالات میں تم رات دن لگے ہوتے ہو وہ بالکل ناکارہ ہیں۔ میں ہر چند کوشش کرتا ہوں کہ کسی طرح یہ باتیں لوگوں کے دل نشین ہو جاویں مگر آخر کار یہی کہنا پڑتا ہے کہ اپنے اختیار میں کچھ نہیں ہے جب تک خدا تعالیٰ خود ایک واعظ دل میں پیدا کرے تب تک فائدہ نہیں ہوتا جب انسان کی سعادت اور ہدایت کے دن آتے ہیں تو دل کے اندر ایک واعظ خود پیدا ہو جاتا ہے اور اس وقت اس کے دل کو ایسے کان مل جاتے ہیں کہ وہ دوسرے کی بات کو سنتا ہے۔ راتوں کو اور دنوں کو خوب سوچ کر دیکھو تو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ انسان بہت ہی بے بنیاد شے ہے اور اس کے وجود کی کوئی کل بھی اس کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ ایک آنکھ ہی پر نظر کرو کہ کس قدر باریک عضو ہے اگر ایک ذرا پتھر آ لگے تو فوراً نابینا ہو جاوے۔ پھر اگر یہ خدا کی رحمت نہیں ہے تو کیا ہے۔ کیا کسی نے ٹھیکہ لیا ہوا ہے کہ خدا تعالیٰ اسے ضرور بینا ہی رکھے گا اور اسی پر سب قویٰ کا قیاس کرو کہ اگر آج کسی میں فرق آ جاوے تو انسان کی کیا پیش چل سکتی ہے۔ غرضکہ ہر آن اور ہر پل میں اس کی طرف رجوع کی ضرورت ہے اور مومن کا گزارہ تو ہو ہی نہیں سکتا جب تک اس کا دھیان ہر وقت اس کی طرف لگا نہ رہے۔ اگر کوئی ان باتوں پر غور نہیں کرتا اور ایک دینی نظر سے ان کو وقعت نہیں دیتا تو وہ اپنے دنیوی معاملات پر ہی نظر ڈال کر دیکھے کہ کیا خدا تعالیٰ کی تائید اور فضل کے سوا کوئی کام اس کا چل سکتا ہے؟ اور کوئی منفعت دنیا کی وہ حاصل کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ دین ہو یا دنیا ہر ایک امر میں اسے خدا تعالیٰ کی ذات کی بڑی ضرورت ہے اور ہر وقت اس کی طرف احتیاج لگی ہوئی ہے جو اس کا منکر ہے سخت غلطی پر ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۸۷-۲۸۸)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ اگست ۱۹۶۵ء

نبوّت اور ولایت میں فرق

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے ستّر سال پہلے ہی ان باتوں کی صاف صاف نشاندہی کر دی تھی۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام جناب سر سید مرحوم کو لکھتے ہوئے اپنی تصنیف آئینہ کمالات اسلام کے ایک حاشیہ میں فرماتے ہیں:۔

"ایسے طوفان کا زمانہ اس امت پر کبھی نہیں آیا جواب آ گیا۔ دنیا نے کبھی علم اور مذہب کی وہ لڑائیاں نہ دیکھیں جواب ہو رہی ہیں۔ کبھی کسی پرانے طبعی اور فلسفہ نے اسلام کا ایسا نقشہ مٹانا نہ چاہا جو حال کا سائنس مٹانے کی فکر میں ہے۔ کون اس درجہ کی عقلی اور علمی دہریوں کا پہلے زمانوں میں کوئی نشان دے سکتا ہے۔ جن کو اب ہم بچشم خود دیکھ رہے ہیں۔ کس کی یہ طاقت ہے کہ اس معقولی طوفان کا نمونہ کسی پہلے وقت میں دکھا دے جس کو اب ہم دن رات مشاہدہ کر رہے ہیں۔ ان دقیق در دقیق فلسفیانہ اور دہریانہ حملوں کی پہلے وقتوں میں کہاں نظیر مل سکتی ہے۔ اور ان پیچ در پیچ عاقلانہ ہنگاموں کا قرون گزشتہ میں کہاں پتہ لگ سکتا ہے۔ اس قسم کی علمی اور عقلی آفات کسی پہلے زمانہ میں کہاں ہیں۔ جن کا اب اسلام کو سامنا ہوا ہے۔ کب اور کس وقت ایسی مشکلات کسی پہلے زمانہ میں بھی پیش آئی تھیں جو اب پیش آ رہی ہیں۔ کیا آپ کو اس بات کا اقرار نہیں کہ اس شدومد کی علمی مباحث کی مصیبتیں اور صعوبتیں جو اب اسلام پر وارد ہیں۔ اس کے پہلے زمانوں میں ایسی مصیبتیں کبھی وارد نہیں ہوئیں۔ اور نہ آدم سے لے کر اس وقت تک اس کی کوئی نظیر پائی جاتی ہے۔ کیا آپ اس بات کو نہیں مانتے کہ فلسفہ اور سائنس کی بلا اس بلا سے ہزار درجہ شدت اور غلظت میں بڑھ کر ہے جو یونانیوں کے علوم سے اسلامی ملکوں میں پھیلی تھی۔ کیا آپ اس امر واقعہ کو تسلیم نہیں کرتے۔ کہ جو شر جو اب پیدا ہوا ہے۔ اپنی قوت بازو میں ان تمام دشمنوں کے مجموعہ سے بڑھ کر ہے۔ جو متفرق زمانوں میں پیدا ہوتے رہے ہیں پھر آپ اس اقرار سے کہاں بھاگ سکتے ہیں کہ وہ پاک وعدہ جس کو یہ پیارے الفاظ ادا کر رہے ہیں کہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون وہ انہیں دنوں کے لئے وعدہ ہے۔ جو بتلا رہا ہے کہ جب اسلام پر سخت بلا کا زمانہ آئے گا اور سخت دشمن اس کے مقابل کھڑا ہوگا اور سخت طوفان پیدا ہوگا۔ تب خدا تعالیٰ آپ اس کا معالجہ کرے گا۔ اور آپ اس طوفان سے بچنے کے لئے کوئی کشتی عنایت کرے گا۔ وہ کشتی اس عاجز کی دعوت ہے اگر کوئی سُن سکتا ہے تو سنے۔"

(آئینہ کمالات اسلام حاشیہ صفحہ ۲۶۲ تا صفحہ ۲۶۴)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان مشکلات کے جو دَور جدید کی وجہ سے اسلام کے لئے پیدا ہوگئی ہیں۔ ذکر پر ہی اکتفا نہیں کیا۔ اور نہ کسی قسم کی مایوسی کا اظہار کیا ہے۔ جیسا کہ آج کل بھی بعض اہل علم حضرات اظہار کرتے ہیں۔ بلکہ آپ نے نہایت تحدی کے ساتھ فرمایا ہے کہ اسلام ہی کامیاب ہوگا۔ اور موجودہ زمانے کے فلسفے اور سائنسی نظریات کی وجہ سے جو الحاد پھیل رہا ہے۔ آخر میں یقیناً ناکام ہوگا۔ چنانچہ آپ اسی حاشیہ میں فرماتے ہیں:۔

اس زمانہ میں جو مذہب اور علم کی نہایت سرگرمی سے لڑائی ہو رہی ہے اس کو دیکھ کر اور علم کے مذہب پر حملے مشاہدہ کرکے بے دل نہیں ہونا چاہئیے کہ اب کیا کریں یقیناً سمجھو کہ اس لڑائی میں اسلام کو مغلوب اور عاجز دشمن کی طرح صلح جوئی کی حاجت نہیں بلکہ اب زمانہ اسلام کی روحانی تلوار کا ہے۔ جیسا کہ وہ پہلے کسی وقت اپنی ظاہری طاقت دکھلا چکا ہے۔ یہ پیشگوئی یاد رکھو کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی دشمن ذلّت کے ساتھ پسپا ہوگا اور اسلام فتح پائے گا۔ حال کے علوم جدیدہ کیسے ہی زور آور حملے کریں۔ کیسے ہی نئے نئے ہتھیاروں کے ساتھ چڑھ چڑھ کر آئیں مگر انجام کار ان کے لئے ہزیمت ہے۔ میں شکر نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ اسلام کی اعلیٰ طاقتوں کا مجھ کو علم دیا گیا ہے۔ جس علم کی رو سے میں کہہ سکتا ہوں کہ اسلام نہ صرف فلسفہ جدیدہ کے حملہ سے اپنے تئیں بچائے گا۔ بلکہ حال کے علوم مخالفہ کو جہالتیں ثابت کر دے گا۔ اسلام کی سلطنت کو ان چڑھائیوں سے کچھ بھی اندیشہ نہیں ہے۔ جو فلسفہ اور طبعی کی طرف سے ہو رہے ہیں۔ اس کے اقبال کے دن نزدیک ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ آسمان پر اس کی فتح کے نشان نمودار ہیں۔ یہ اقبال روحانی ہے اور فتح بھی روحانی۔ تا باطل علم کی مخالفانہ طاقتوں کو اس کی الٰہی طاقت ایسا ضعیف کرے کہ کالعدم کر دیوے۔ میں متعجب ہوں کہ آپ نے کس سے اور کہاں سے سُن لیا۔ اور کیونکر سمجھ لیا۔ کہ جو باتیں اس زمانہ کے فلسفہ اور سائنس نے پیدا کی ہیں وہ اسلام پر غالب ہیں۔ حضرت خوب یاد رکھو کہ اس فلسفہ کے پاس تو صرف عقلی استدلال کا ایک ادھورا سا ہتھیار ہے۔ اور اسلام کے پاس یہ بھی کامل طور پر اور دوسرے کئی آسمانی ہتھیار ہیں۔ پھر اسلام کو اس کے حملہ سے کیا خوف۔ پھر نہ معلوم کہ آپ اس قدر اس فلسفہ سے کیوں ڈرتے ہیں اور کیوں اس کے قدموں کے نیچے گرے جاتے ہیں۔ اور کیوں قرآنی آیات کو تاویلات کے شکنجہ پر چڑھا رہے ہیں۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۵۵ تا ۲۵۶)

کچھ دن ہوتے جناب حنیف رامے صاحب نے ایک بڑی شخصیت سے انٹرویو لیا۔ یہ انٹرویو روزنامہ نوائے وقت میں شائع ہوا ہے۔ انٹرویو کے دوران مذہب بھی زیر بحث آیا ہے۔ اس بحث کے دوران اس بڑی شخصیت نے مذہب کے متعلق اپنی رائے کا جو اظہار کیا ہے۔ وہ تقریباً وہی ہے۔ جو مغربی نیچری تحریک سے متاثر ہو کر کسی وقت سر سید مرحوم نے کیا تھا بعض مذہبی خیال کے لوگوں نے اس کا جواب دینے کی کوشش کی ہے۔ ہم ذیل میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس نقل کرتے ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ گو عقلاً وہ جوابات جوان مذہبی دوستوں نے دیئے ہیں درست معلوم ہوتے ہوں۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ دوست بھی اس امر کے متعلق خاموش ہیں کہ جو خیالات اس بڑی شخصیت نے ظاہر کئے ہیں وہ کس طرح مسلمانوں کے ذہنوں میں رچتے گئے ہوئے ہیں۔ اور مغربی تہذیب کا طوفان جو اسلام پر امڈا ہوا ہے۔ اس کا کوئی علاج اسلام میں ہے بھی یا نہیں۔ ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اقتباس درج کرتے ہیں:۔

"افسوس کہ جن باتوں میں سے ایک بات کو بھی ماننا اس امر کو مستلزم ہے کہ اسلام کے سارے عقائد سے انکار کیا جائے ان باتوں کا ایک ذخیرہ کثیرہ آپ نے مان لیا ہے اور طرفہ یہ کہ باوجود انکار معجزات۔ انکار ملائک۔ انکار اخبار غیبیہ انکار وحی۔ انکار اجابت دعا وغیرہ انکارات کے آپ جا بجا یہ بھی مانتے گئے کہ قرآن برحق رسول برحق اسلام برحق اور مخالف اس کے سب باطل تو ان متضاد خیالات کے جمع ہونے کی وجہ سے آپ کی تالیفات اس عجیب حیوان کی مانند ہوگئیں کہ جو ایسا فرض کیا جاتے کہ جس کا منہ آدمی کا ہو اور دم بندر کی اور کھال بکرے کی اور پنجے بھیڑیئے کے اور دانت ہاتھی کے کھانے کے اور دکھانے کے اور پھر نہایت افسوس کی جگہ یہ ہے کہ شیعوں کی طرح آپ کے کلام میں تقیہ بھی پایا جاتا ہے چنانچہ اپنی بعض رایوں کے بیان کرنے میں آپ ایک ایسی ذوالوجوہ بات بیان کر جاتے ہیں۔ جس کا کچھ ماحصل معلوم نہیں ہوتا اور شتر مرغ کی طرح آپ کا کلام دونوں صورتوں کی نیچا نتیجہ رکھتا ہے شتر کی بھی اور مرغ کی بھی۔ شاید آپ اپنے اسی پہلے عذر کو جو ابھی میں رد کر چکا ہوں دوسرا کر کہیں کہ اس قسم کی تالیفات کی زمانہ کو ضرورت تھی۔ اور شاید آپ کا یہ خیال ہو کہ اگر کسی فتنہ میں تمام مال غارت ہوتا دیکھیں تو یہ کچھ بُری بات نہیں کہ اگر کچھ تھوڑا سا نقصان اٹھا کر بڑے نقصان سے بچ سکیں تو بچنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ تھوڑے کا ہاتھ سے جانا اس سے بہتر ہے کہ سارا جاتا رہے لیکن یہ تمام خیالات آپ کے غلط تدبیر سے ہیں۔ آپ کو یاد رہے کہ قرآن کا ایک نقطہ یا شعشہ بھی اولین اور آخرین کے فلسفہ کے مجموعی حملہ سے ذرہ سے نقصان کا اندیشہ نہیں رکھتا۔ وہ ایسا پتھر ہے کہ جس پر گرے گا اسکو پاش پاش کر دے گا۔ اور جو اس پر گرے گا وہ خود پاش پاش ہو جائیگا پھر آپ کو دب کر صلح کرنے کی کیوں فکر پڑ گئی۔ آپ نے اسلام کے لئے بجز اس کے اور کیا کیا ہے کہ موجودہ فلسفہ کے بہت سے باطل خیالات کو مان لیا اور اس کتاب کو جس کے ایک ایک حرف سے شان اعجاز ٹپکتی ہے فلاسفروں کے خیالات کے تابع کرنا چاہا اور گر کر صلح کے لئے مجبوری ظاہر کی۔" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۵۶ تا ۲۵۸)

اسلامی نظام میں مجلس شوریٰ کی حیثیت

مجلس شوریٰ ہرگز "حکومتی ادارہ" نہیں

(محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل)

اسلامی نظام نبوت کے ساتھ قائم ہوتا ہے نبی کے گرد جمع ہونے والے مومنین اسکے فدائی اور اس کی ہر آواز پر لبیک کہنے والے ہوتے ہیں وہ پورے ذوق و شوق سے اسکی اطاعت کرتے ہیں اور اس کے احکام پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ نبی کے وصال کے بعد اس کا خلیفہ اسلامی نظام کا سربراہ ہوتا ہے اور سب افرادِ جماعت کے لئے لازمی ہوتا ہے کہ اس کی پوری پوری اطاعت کریں۔

نبی اور نبی کے بعد خلفاء جماعتی کاموں کو سرانجام دینے کے لئے کارکن اور عمّال مقرر کرتے ہیں۔ جماعت کی تنظیم کے لئے نگران اور امراء تجویز فرماتے ہیں یہ سب کارکن درحقیقت اسلامی نظام کے سربراہ کے لئے بطور جوارح اور اعضاء کے ہوتے ہیں۔ ان کے ذریعہ سے اسلامی نظام کی تنفیذ ہوتی ہے اور نبوت و خلافت کے مقاصد پورے ہوتے ہیں چونکہ یہ جملہ کام کرنے والے ارکان نبی یا خلیفہ کے مقرر کردہ ہوتے ہیں اس لئے ان کی اطاعت بھی واجب ہوتی ہے بلکہ حدیثِ نبوی کے مطابق ان کی اطاعت کرنے والے ہی نبی اور خلیفہ کی اطاعت کرنے والے قرار پاتے ہیں۔ ان کارکنوں اور امراء کو اختیارات نبی یا خلیفہ کی طرف سے ملتے ہیں اور اسی بناء پر وہ ان کے نمائندے ٹھہرتے ہیں اور اسی بناء پر ان کی اطاعت فرض ہوتی ہے۔

اسلامی نظام ایک روحانی نظام ہے وہ عام دنیوی قسم کے نظاموں سے علیحدہ اور ممتاز نظام ہے دنیوی نظام میں اختیارات عوام کی طرف سے حکمرانوں کو دیئے جاتے ہیں مگر روحانی نظام میں اختیارات نیچے سے اوپر کو نہیں جاتے بلکہ اختیارات اوپر سے یعنی نبی اور خلیفہ کی طرف سے نیچے کی طرف آتے ہیں۔ نبی اور خلیفہ کے مقرر کردہ افسر اور امیر صرف انہی اختیارات کے مختار ہوتے ہیں جو انہیں نبی اور خلیفہ کی طرف سے سونپے جاتے ہیں۔ ان کیلئے جائز نہیں ہوتا کہ وہ ان حقوق و اختیارات سے تجاوز کریں۔

اسلامی نظام کی اس امتیازی شان کو نہ سمجھنے کی وجہ سے بعض لوگ اسے دنیوی نظاموں پر قیاس کر کے ٹھوکر کھاتے ہیں اور ایسے نظریات قائم کر لیتے ہیں جو سراسر غیر اسلامی ہوتے ہیں بطور مثال شوریٰ کا معاملہ پیش کرتا ہوں۔ یہ درست ہے کہ اسلام نے مشورہ کرنے کا ارشاد فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے نبیٔ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا ہے کہ وشاورھم فی الامر کہ آپ مسلمانوں سے مشورہ لے لیا کریں۔ پھر مومنوں کے متعلق فرمایا وامرھم شوریٰ بینھم کہ "ان کا طریق یہ ہے کہ اپنے ہر معاملہ کو باہمی مشورہ سے طے کرتے ہیں"۔ (تفسیر صغیر) پھر احادیث میں بھی مشورہ کی بڑی اہمیت مذکور ہے مگر یہ امر قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں کسی جگہ مذکور نہیں کہ نبی یا خلیفہ کے مشورہ لینے کے معنی یہ ہیں کہ وہ ہر حال میں اس مشورہ کو ماننے پر مجبور ہے بلکہ قرآنی آیت وشاورھم فی الامر فاذا عزمت فتوکل علی اللہ کے آخری حصہ سے ظاہر ہے کہ جہاں تک عزم اور فیصلے کا تعلق ہے وہ نبی یا خلیفہ کا ہی کام ہے۔ جماعت کے افراد کا اتنا ہی کام ہے کہ جب ان سے مشورہ طلب کیا جائے تو جو ان کی رائے ہو اسے صاف صاف پیش کر دیں اسے درست سمجھ کر ماننے یا غلط سمجھ کر ترک کرنے کا اختیار بہرحال نبی یا خلیفہ کا کام ہے۔ کیونکہ درحقیقت اسلامی نظام میں کلی ذمہ داری پہلے نبی پر ہوتی ہے اور اس کی وفات کے بعد اس کے خلیفہ پر ہوتی ہے۔ جماعت کے کارکن یا مشورہ کے لئے طلب کئے جانے والے احباب تو نبی یا خلیفہ کے معاون ہوتے ہیں اس کے اوامر کی تنفیذ کرنے والے یا اس کے پیش کردہ امور پر اپنی رائے پیش کرنے والے ہوتے ہیں اپنے اپنے دائرہ میں وہ نبی اور خلیفہ کے دست و بازو ہوتے ہیں۔

مشورہ یا شوریٰ کا لفظ دراصل چھتے سے شہد نکالنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ کہتے ہیں شار العسل: استخرجہ واجتناہ (المنجد) کہ اس نے چھتے سے شہد نچوڑا۔ اسی طرح مشورہ لینے والا نبی یا خلیفہ مشورہ دینے والوں کی آراء اور ان کے خیالات کا ایک خلاصہ اور نچوڑ نکال لیتا ہے۔ ان آراء کو سنکر وہ ایک صحیح فیصلہ کر سکتا ہے۔ آراء تو مختلف ہوتی ہیں مگر نبی اور خلیفہ اپنی خداداد فراست سے ان سے صحیح نتیجہ اخذ کر لیتے ہیں۔ مشورہ سے کئی نئے پہلو سامنے آجاتے ہیں اور کئی خامیوں پر نظر پڑ جاتی ہے اس لئے اسلام نے مشورہ کرنا ضروری قرار دیا ہے مگر مشورہ دینے والوں کی قلت یا کثرت کی پیروی کرنا نبی یا خلیفہ کے لئے لازمی قرار نہیں دیا۔ اندریں حالات اگر مشورہ دینے والے یا مجلس شوریٰ اس غلط فہمی کا شکار ہو جائے کہ خلیفہ ہماری اکثریت کا بہرحال پابند ہے اور اسے ہمارا مشورہ بہرحال ماننا چاہیئے تو ظاہر ہے کہ یہ اسلامی نظام کی روح کے منافی اور قرآن مجید کے مقرر کردہ طریق کے خلاف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے شاورھم کے امر کے ساتھ مشورہ لینے کی کوئی خاص معین صورت مقرر نہیں فرمائی۔ احادیث اور تاریخ سے ثابت ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین حسب حالات تین طریقوں میں سے کسی ایک طریق پر مشورہ لیتے رہے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ فرماتے ہیں کہ:۔

"(۱) جب مشورہ کے قابل کوئی معاملہ ہوتا تو ایک شخص اعلان کرتا کہ لوگ جمع ہو جائیں اس پر لوگ جمع ہو جاتے۔ عام طور پر یہی طریق رائج تھا کہ عام اعلان ہوتا اور لوگ جمع ہو کر مشورہ کر لیتے اور معاملہ کا فیصلہ خلیفہ یا رسول کریمؐ کر دیتے۔"

"(۲) دوسرا طریق مشورہ کا یہ تھا کہ وہ خاص آدمی جن کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مشورہ کا اہل سمجھتے ان کو الگ جمع کر لیتے باقی لوگ نہیں بلائے جاتے تھے۔ جن سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مشورہ لیتے تھے تاریخ سے معلوم ہوتا ہے تیس کے قریب ہوتے تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب کو ایک جگہ بلا کر مشورہ لے لیتے کبھی تین چار کو بلا کر مشورہ لے لیتے۔"

"(۳) تیسرا طریق یہ تھا کہ آپؐ کسی خاص معاملہ میں جس میں آپؐ سمجھتے کہ دو آدمی بھی جمع نہ ہونے چاہئیں علیحدہ علیحدہ مشورہ لیتے۔ پہلے ایک کو بلا لیا اس سے گفتگو کر کے اس کو روانہ کر دیا اور دوسرے کو بلا لیا۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۲ء صفحہ ۶-۷)

اس سے ظاہر ہے کہ مشورہ کا تو حکم ہے مگر یہ کہ اس صورت میں مشورہ لیا جائے یا اس صورت میں۔ اس بارے میں قرآن و سنت میں کوئی معین حکم موجود نہیں۔ نبی یا خلیفہ حالات کے مطابق جس طرح مناسب سمجھے مشورہ لے سکتا ہے اس بارے میں اس پر کوئی پابندی نہیں ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے آغازِ خلافت سے ہی مشورہ کے سلسلہ کو جاری رکھا لیکن مجلس شوریٰ کی موجودہ صورت کہ جماعتوں کی طرف سے نمائندے باقاعدہ طور پر منتخب ہو کر آئیں اور مقررہ ایجنڈا پر حضور ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں مشورہ پیش کریں ۱۹۲۲ء سے شروع ہوئی ہے حضور نے اس وقت فرمایا تھا کہ:۔

"قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کا شیوہ یہ ہے کہ امرھم شوریٰ بینھم اپنے معاملات میں مشورہ لے لیا کریں۔ مشورہ بہت ضروری اور مفید چیز ہے اور بغیر اس کے کوئی کام مکمل نہیں ہو سکتا۔ اس مجلس کی غرض کے متعلق مختصر الفاظ میں یہ کہنا چاہیئے کہ ایسی اغراض جن کا جماعت کے قیام اور ترقی سے گہرا تعلق ہے ان کے متعلق جماعت کے لوگوں کو جمع کر کے مشورہ لے لیا جائے تاکہ کام میں آسانی پیدا ہو یا ان احباب کو ان ضروریات کا پتہ لگے جو جماعت سے لگی ہوئی ہیں تو یہ مجلس شوریٰ ہے۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۲ء صفحہ ۵)

ایک دوسرے موقعہ پر حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے تحریر فرمایا کہ:۔

(۱) "سلسلہ کے انتظامی کام چونکہ

ایک فرد سے نہیں چل سکتے اور چونکہ امور مہمہ میں مشورہ کرنا بھی ضروری ہے اس لئے ان دونو مشکلات کو حل کرنے کے لئے سلسلہ کے انتظام کے لئے دو طریق اختیار کئے جائیں گے ایک ایسے کارکنوں کی جماعت ہوگی جس کے سپرد جماعت کے انتظامی کام کئے جائیں گے اور یہ اپنے باہمی مشورہ سے سلسلہ کے انتظامی کاموں کو چلائے گی۔"

(۲) "دوسرے حصہ کام کے لئے یعنی اصولی امور کے طے کرنے اور قوانین کے بنانے کے لئے خلیفۂ وقت کیساتھ ایک مجلس شوریٰ مقرر کی جائے گی جس میں تمام جماعتوں کے نمائندے شامل ہوں گے۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۴ء صـ ۵۹)

اس سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے ایک مستقل اور واضح ہدایت بایں الفاظ تحریر فرمائی ہے:-

"تمام مبایعین پر خلافت اور نظارت کی نہ صرف اطاعت فرض ہوگی بلکہ تعاون اور اخلاص بھی فرض ہوگا۔"

(رپورٹ شوریٰ ۱۹۲۴ء صـ ۶۱)

ہم ذکر کر چکے ہیں کہ اسلامی نظام میں اختیارات نبی اور خلیفہ کی طرف سے ملتے ہیں اور یہ اس نظام کی امتیازی شان ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے انتظامی مجلس کے ساتھ ساتھ مشاورتی مجلس بھی قائم فرمائی مگر بعض لوگوں نے اسلامی نظام کو نہ سمجھنے کی وجہ سے اس مشاورتی مجلس کو دنیوی پارلیمنٹوں کی طرح سمجھا اور بعض جگہ ایسی باتیں ہونے لگیں جن سے مجلس شوریٰ کو "حکومتی ادارہ" کی شکل میں تصور کیا جانے لگا اور مشورہ دینے کو "حق" سمجھا جانے لگا۔ اس پر حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے مشاورت ۱۹۳۰ء کے موقعہ پر مجلس شوریٰ کی حیثیت پر پھر روشنی ڈالی۔ حضور کی تقریر میں مفصل اور مکمل ہدایات موجود ہیں۔ آج جو بعض حلقوں میں غلط فہمی پیدا ہونے کا امکان شروع ہے اس کے ازالہ کے لئے میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ کی تقریر میں سے مندرجہ ذیل چار اقتباس پیش کرتا ہوں۔

ان اقتباسات سے اسلام اور جماعت احمدیہ کا وہ عملی مؤقف ظاہر ہے جو مشورہ لینے اور مجلس شوریٰ کی حیثیت سے متعلق ہے۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ فرماتے ہیں:-

(۱) "یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ مشورہ لینے کا حق اسلام نے نبی کو اور اس کی نیابت میں خلیفہ کو دیا ہے۔ مگر کوئی یہ ثابت نہیں کرسکتا کہ نبی یا خلیفہ کے سامنے تجاویز پیش کرنے کا حق دوسروں کے لئے رکھا گیا ہے۔ کوئی ایسی مثال نہیں مل سکتی کہ کسی نے اپنی طرف سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے کوئی تجویز پیش کی ہو اور اسے اپنا حق سمجھا ہو۔"

(رپورٹ مجلس شوریٰ ۱۹۳۰ء صـ ۷)

(۲) "مجلس شوریٰ اپنی ذات میں کوئی حق نہیں رکھتی وہ میرے بلانے پر آتی اور آکر مشورہ دیتی ہے اور ہمیشہ خلیفہ کے بلانے پر آئے گی اور اسے مشورہ دے گی ورنہ اپنی ذات میں کوئی حق نہیں رکھتی کہ مشورہ دے۔"

(رپورٹ مجلس شوریٰ ۱۹۳۰ء صـ ۱۳)

(۳) "یہ خلیفہ کا ہی حق ہے کہ جو بات مشورہ کے قابل سمجھے اس کے متعلق مشورہ لے اور شوریٰ کو چاہیئے کہ اس کے متعلق رائے دے۔ شوریٰ اسکے سوا اپنی ذات میں اور کوئی حق نہیں رکھتی کہ خلیفہ جس امر میں اس سے مشورہ لے اس میں وہ مشورہ دے۔ . . . یہ مجلس شوریٰ کی حیثیت ہے۔ اسکے سوائے خلیفہ کے کاموں میں اسے کوئی دخل نہیں۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۰ء صـ ۴۲-۴۳)

(۴) "یاد رکھنا چاہیئے مجلس شوریٰ جماعت احمدیہ کی ایگزیکٹو باڈی نہیں ہے اسی بناء پر ہمارا غیر مبایعین سے اختلاف ہوا تھا کہ وہ خلیفہ کی بجائے انجمن کو جماعت کا ذمہ دار قرار دینے لگے تھے حالانکہ تولیت خلیفہ کی ہے۔ آگے خلیفہ نے اپنے کام کے دو حصے کئے ہوئے ہیں ایک حصہ انتظامی ہے اس کے لئے عہدہ دار مقرر کرنا خلیفہ کا کام ہے۔ ان کارکنوں پر مجلس شوریٰ کو کوئی حکومت نہیں ہے۔ یہ طریق عمل رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے وقت نظر آتا ہے۔ اسامہؓ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے لشکر کا سردار مقرر کیا باقی لوگ اس کے خلاف تھے مگر آپ نے کسی کی پرواہ نہ کی۔ پھر حضرت عمرؓ نے جب حضرت خالدؓ کو سپہ سالاری سے معزول کیا تو مجلس شوریٰ اس کے خلاف تھی مگر آپ نے وجہ نہ بتائی۔

دوسرا حصہ خلیفہ کے کام کا اصولی ہے اس کے لئے مجلس شوریٰ سے وہ مشورہ لیتا ہے پس مجلس معتمدین انتظامی کاموں میں خلیفہ کی ویسی ہی جانشین ہے جیسے مجلس شوریٰ اصولی کاموں میں خلیفہ کی جانشین ہے ان دونوں کا آپس میں سوائے خلیفہ کے واسطہ کے کوئی واسطہ اور جوڑ نہیں ہے۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۰ء صـ ۴۴)

ان صریح ارشادات کے بعد جماعت کے کسی فرد کو اس معاملہ میں کوئی غلط فہمی نہیں ہونی چاہیئے۔ اسلام میں نبوت کے بعد "حکومتی ادارہ" صرف ایک ہے جسے جماعت کے دلوں پر روحانی حکومت حاصل ہے اور وہ ادارہ خلافت ہے خلیفۂ وقت جماعت کے سارے کام کا ذمہ دار ہے قرآن و سنّت کے مطابق وہ اسے سرانجام دیتا ہے۔ انتظامی حصہ میں تقرر و عزل بھی اسی کے اختیار میں ہے اور مشاورتی حصہ میں مشورہ لینے کا بھی اسی کو حق پہنچتا ہے۔ مجلس شوریٰ کا تقرر بھی اسی کے تجویز کردہ طریق پر ہوتا ہے ورنہ ذاتی طور پر مجلس شوریٰ کی کوئی حیثیت نہیں وہ صرف مشاورتی مجلس ہے۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

خاکسار

ابو العطاء جالندھری

شکریۂ احباب

میرے خالو حضرت ماسٹر فقیر اللہ صاحب کی وفات پر ربوہ سے اور باہر سے ان کے بچوں کے نام کثرت سے خطوط افسوس اور اظہار ہمدردی کے موصول ہوئے ہیں وہ تمام ہمدردی اور اظہار افسوس کرنے والے احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

(احسان علی ۷ ایبکلوڈ روڈ لاہور)

ضروری اعلان برائے لجنات اماء اللہ

لجنات اپنی سالانہ رپورٹ میں مندرجہ ذیل باتوں کا خاص طور پر خیال رکھیں کہ

(۱) کیا آپ نے سال میں ایک خاص تبلیغی جلسہ اہتمام کے ساتھ منعقد کیا ہے؟

(۲) اشاعت لٹریچر کے لئے ہر بہن نے چندہ میں حصہ لیا ہے؟

(۳) آپ نے جو لٹریچر تقسیم کیا اس کا ردّ عمل کیا ہوا؟

(۴) آپ کی کوششوں سے کتنی مستورات نے حق کو قبول کیا ہے؟

(۵) کتنی ممبرات ناصرات الاحمدیہ اور کتنی نئی مستورات آپ کی لجنہ میں شامل ہوئیں۔

(۶) شوریٰ کے فیصلہ کے مطابق کیا آپ کی لجنہ نے صدر کا نیا انتخاب کیا ہے۔

(۷) اس سال کے دوران میں آپ نے اپنے ضلع میں کتنی نئی لجنات قائم کیں اور اپنے ضلع کی لجنات کی ماہانہ اور سالانہ رپورٹیں بھجوانے کا کیا انتظام کیا اور نگرانی کی۔

(جنرل سیکرٹری تجنید و اصلاح و ارشاد لجنہ مرکزیہ ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا مقامی سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا سالانہ اجتماع مورخہ ۱۰-۱۱-۱۲ نومبر ۱۹۶۵ء کو منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ۔

یہ اجتماع خدام و اطفال کی تربیت کا ایک عمدہ ذریعہ ہے اس لئے کراچی کے جملہ خدام و اطفال کی حاضری لازمی ہے۔

گردو نواح کی مجالس کے خدام و اطفال سے بھی شرکت کی درخواست ہے۔ بزرگانِ جماعت سے اجتماع کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی)

ولادت

اللہ تعالےٰ نے عزیزم مبارک مصلح الدین احمد صاحب ایم اے نائب وکیل المال تحریک جدید کو مورخہ ۱۰/۸/۶۵ بروز سہ شنبہ فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بچہ کا نام منصور احمد رکھا ہے۔

نومولود مکرم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال کا پہلا پوتا اور مکرم الحاج صوبیدار غلام رسول صاحب کا نواسہ ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالےٰ بچہ کو صحت اور عمر والا بنائے دین کا خادم اور ماں باپ کے لئے قرۃ العین ہو۔

(خاکسار عبدالواحد نائب ناظر بیت المال)

والد ماجد مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب طاہرؔ کا ذکرِ خیر

(مکرم داؤد طاہر صاحب ابن مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب طاہرؔ مرحوم)

ابا جان مرحوم و مغفور اپنے بیان کے مطابق آپ کی پیدائش آپ کے ننھیال موضع گڑھی کالا ضلع سرگودھا میں ۲۴ جنوری ۱۹۰۸ء بروز دوشنبہ ہوئی۔ حضرت دادا جان مرحوم نے الٰہی اشارے سے ابا جان مرحوم و مغفور کا نام محمد یعقوب رکھا۔ چنانچہ اخبار بدر ۲۷ فروری ۱۹۰۸ء میں آپ کی ولادت کی خبر شائع ہوئی۔

آپ اپنے سب بھائی بہنوں میں سے دوسرے نمبر پر تھے۔ سب سے بڑے محمد اسحٰق صاحب بی۔ ایس۔ سی ہیں جو آجکل بہاولپور ڈویژن میں ہیڈ ماسٹر کے عہدہ پر تعینات ہیں۔ آپ سے چھوٹے تین بھائی ہیں مکرم محمد اسمٰعیل صاحب فوڈ ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر حال وارد کینیڈا مکرم محمد ابراہیم صاحب ناصر ایم اے بی ٹی لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ اور مکرم محمد یوسف صاحب (حال لاہور) ان کے علاوہ آپ دو ہمشیرگان کے بڑے بھائی بھی تھے۔ جن میں ایک تو وفات پا چکی ہیں۔ اور ایک خدا کے فضل سے زندہ ہیں۔

آپ کے والد کا نام فخر الدین تھا۔ دادا کا نام قطب الدین اور والدہ کا نام صاحب بی بی تھا۔ آپ کے والد، دادا اور والدہ تینوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صحابی حاصل ہونے کی سعادت حاصل تھی۔ اس لحاظ سے آپ کو احمدیت کا نور دو پشتوں سے پہنچ رہا تھا اور شاید اسی نور کی بدولت تھا کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو اپنے رنگ میں احمدیت کی خاص خدمت سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائی۔

آپ نے اپنی ابتدائی پرائمری تعلیم کیمل کورڈ ۵۲ لاہور چھاؤنی (جہاں ان دنوں حضرت دادا جان مرحوم بسلسلہ ملازمت مقیم تھے) اور میانی ضلع سرگودھا میں حاصل کی۔ چھ سال کی عمر میں آپ نے تعلیم حاصل کرنے کا آغاز کیا۔ ابھی چار جماعتیں ہی پاس کر پائے تھے کہ اپریل ۱۹۱۸ء میں حضرت دادا جان مرحوم آپ کو قادیان لے آئے اور مدرسہ احمدیہ کی پہلی جماعت میں داخل کروا دیا تا ان کی اس دیرینہ خواہش کی تکمیل ہو سکے کہ ان کا کوئی بیٹا دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد سلسلہ کا خدمت گزار بنے۔

مدرسہ احمدیہ میں آپ نے تقریباً گیارہ سال تعلیم پائی۔ اس عرصہ میں آپ کو بڑے عالم باعمل اساتذہ کرام کی شاگردی کا شرف حاصل ہوا۔ جن میں سے حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ، حضرت قاضی سید امیر حسین صاحب رضی اللہ عنہ، حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ، حضرت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب جالندھری رضی اللہ عنہ، حضرت ماسٹر مولا بخش صاحب، حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ فاضل (حال امیر جماعت احمدیہ قادیان) حضرت قاری غلام حسین صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت مولوی اسمٰعیل صاحب فاضل رضی اللہ عنہ وغیرہم کے اسمائے گرامی خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

کمزوری صحت کے باوجود گیارہ سال کی محنت شاقہ کے بعد مدرسہ احمدیہ کی رائج الوقت تعلیم مکمل کرنے کے علاوہ ۱۹۲۹ء میں آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان بھی پاس کر لیا۔ اسی سال مخدوم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے بھی امتیاز کے ساتھ مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔

مولوی فاضل کا امتحان پاس کرنے کے تقریباً ایک سال بعد ۲۵ مئی ۱۹۳۰ء کو آپ کو الفضل کے ایڈیٹوریل سٹاف میں شامل کر لیا گیا بحیثیت نائب ایڈیٹر الفضل آپ نے نومبر ۱۹۴۲ء تک تقریباً بارہ سال کام کیا۔

اسی دوران خود آپ کے اپنے بیان کے مطابق "۲۴ نومبر ۱۹۳۱ء کو صدر انجمن احمدیہ کے فیصلہ کے مطابق مصباح کا کام عملہ الفضل کے سپرد کیا گیا اور عملہ الفضل میں سے بھی قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند کے مطابق اس کے ادارتی اور کسی قدر انتظامی فرائض کی سرانجام دہی کے لئے مجھے منتخب کیا گیا۔

اس حیثیت میں آپ نے قریباً ۷ سال کام کیا ——— نومبر ۱۹۴۲ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے آپ سے تفسیر کبیر کے سلسلہ میں کام لینا پسند فرمایا اور الفضل کی سب ایڈیٹری کے فرائض سے فارغ کرنے کا ارشاد فرمایا البتہ خطبہ لکھنے کا کام آپ کے سپرد ہی رہا۔ چنانچہ اس ماہ کی پہلی تاریخ سے آپ نے تفسیر کبیر کی ترتیب و تالیف کا کام شروع کیا تفسیر کبیر کے سلسلہ میں آپ دفتر تحریک جدید کے ماتحت کام کرتے رہے۔ جس کا عرصہ دو سال اور چند ماہ ہے۔ یکم فروری ۱۹۴۵ء سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ نے "صیغہ زود نویسی" کے نام سے صدر انجمن احمدیہ کے اندر ایک الگ صیغہ کے قیام کا ارشاد فرمایا۔ اور ان کی خدمات دفتر تحریک جدید سے نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف منتقل کر دی گئیں۔ حضور ایدہ اللہ کے حکم سے مطابق ریزولیوشن صدر انجمن احمدیہ $\frac{369}{22\text{-}2\text{-}53}$ B ۸ سال بعد فروری ۱۹۵۳ء میں یہ صیغہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے ساتھ ملحق کر دیا گیا۔ آپ ہی اس صیغہ کے پہلے انچارج مقرر ہوئے۔ بحیثیت انچارج زود نویسی آپ اس وقت سے لے کر تا وفات ۵ اکتوبر ۱۹۶۳ء کام کرتے رہے جو بیس سال کا عرصہ بنتا ہے

آپ کی علمی خدمت کے چند نمایاں پہلو

ذیل میں ابا جان مرحوم و مغفور کی علمی خدمات کا مختصر تذکرہ کیا جاتا ہے

بے مثال زود نویس

ابا جان مرحوم و مغفور اپنی زندگی کے آخری دور میں بحیثیت زود نویس ہی زیادہ معروف تھے زود نویسی کے علیحدہ صیغہ کا قیام تو فروری ۱۹۴۵ء میں ہوا۔ لیکن دراصل آپ نے زود نویسی کا کام اس سے بہت عرصہ قبل اس دن شروع کیا تھا جس دن آپ کو الفضل کے ادارہ تحریر میں شامل کیا گیا۔ چنانچہ آپ خود ایک جگہ لکھتے ہیں۔

"۲۵ مئی ۱۹۳۰ء میری زود نویسی کا یوم آغاز ہے۔ یہ ایک عجیب حسن اتفاق ہے کہ میری زود نویسی کا آغاز سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے درس القرآن سے ہوا اور درس القرآن بھی وہ جو سورہ علق کا تھا چنانچہ پہلا درس جو میں نے لکھا وہ اقرء باسم ربك الذی خلق سے شروع ہوتا ہے۔ باوجود نو آموز اور ناتجربہ کار ہونے کے یہ درس خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسا اچھا لکھا گیا کہ خواجہ غلام نبی صاحب مدیر الفضل نے اس کو اخبار میں شائع کیا اور پھر بعد میں مستقل طور پر درس لکھنے کا کام میرے ہی سپرد کر دیا گیا۔ یہ درس الفضل ۲۴ جون ۱۹۳۰ء میں چھپا ہوا موجود ہے۔

اس عرصہ میں درس القرآن کے علاوہ حضور ایدہ اللہ کے خطبات۔ ملفوظات اور تقاریر وغیرہ کو ضبط تحریر میں لانے کا کام بھی آپ کے سپرد ہی رہا۔ چنانچہ آپ کی قلم کا لکھا ہوا پہلا خطبہ ۲۷ فروری ۱۹۳۱ء کا ہے (مطبوعہ الفضل ۵ مارچ ۱۹۳۱ء) پہلی تقریر (جو حضور نے مدرسہ احمدیہ کے طلباء کے سامنے فرمائی تھی) ۲۸ فروری ۱۹۳۱ء کی ہے (مطبوعہ الفضل ۷ مارچ ۱۹۳۱ء) اور پہلے ملفوظات ۲۵ فروری ۱۹۳۱ء کے ہیں (مطبوعہ الفضل ۷ مارچ ۱۹۳۱ء) ۔ اس کے بعد سے حضور کی تقاریر، خطبات، درس القرآن، ملفوظات اور رؤیا کشوف وغیرہ میں سے کم از کم ۷۵ فی صد آپ ہی کی محنت کے طفیل ہمارے سامنے موجود ہیں۔

بحیثیت زود نویس حضور کی طرف سے اسی قسم کے دیگر مفوضہ فرائض کی ادائیگی بھی ابا جان مرحوم و مغفور کو کرنا ہوتی تھی چنانچہ اپنے اور غیروں کی طرف سے آنے والے ایسے خطوط جن کا جواب تحقیق طلب ہوتا حضور کے حکم پر ابا جان مرحوم و مغفور ہی تحریر فرمایا کرتے تھے۔ اسی طرح ہجرت کے بعد سے خصوصاً حضور نے اپنے اکثر مضامین اور پیغامات وغیرہ ابا جان مرحوم و مغفور کو ہی لکھوانا کروانے لگے تھے

حضور کی بعض کتب کے مسودات تحریر کرنے کی سعادت بھی آپ کو حاصل ہوئی چنانچہ جو کتب یا کتابی صورت میں شائع ہونے والی تقاریر خطبات، ابا جان مرحوم و مغفور کے قلم سے لکھے ہوئے ہیں۔

تفسیر سے متعلق یہ امر خصوصی طور پر قابل ذکر ہے کہ جب تفسیر کا کام مکمل ہو چکا اور یہ تفسیر چھپ کر تیار ہو گئی تو اس سلسلہ میں خاص کام کرنے والوں کو حضور نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۸ء کے موقع پر اظہار خوشنودی کے طور پر کچھ رقم بطور انعام عطا فرمائی۔ ان خوش نصیب احباب میں سے ایک ابا جان مرحوم و مغفور بھی تھے جن کے ہاتھوں نے حضور کے دست مبارک سے ڈیڑھ صد روپیہ کی تھیلی وصول کی۔ حضور نے اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اصل سنت تو یہ ہے کہ اچھا کام کرنے والوں کو خطابات دئے جائیں۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ بن ولید کو سیف من سیوف اللہ کا خطاب عطا فرمایا تھا لیکن چونکہ خطابات کا کام غور و فکر چاہتا ہے اور میں نے اس پر ابھی غور نہیں کیا اس لئے فی الحال میں نے یہ تجویز کیا ہے کہ اس سال جماعت کی طرف سے کسی قدر، کام کرنے والوں کی دلجوئی اور ان کے کام کی خوشنودی کے طور پر کچھ رقم انعام کے طور پر تقسیم کر دی جائے"۔

بحیثیت زود نویس صیغہ زود نویسی کے قیام سے لے کر تا وفات ابا جان مرحوم و مغفور اکثر سفروں میں حضور کے ہمرکاب رہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ آپ کے کام سے بہت خوش رہے اور کئی دفعہ آپ کے متعلق تعریفی کلمات فرمائے چنانچہ ایک دفعہ جبکہ ۲۰ فروری ۱۹۴۸ء کا خطبہ جمعہ آپ نے صاف کر کے حضور کی خدمت میں پیش کیا تو حضور اسے پڑھ کر اس قدر خوش ہوئے کہ نظر ثانی کے بعد حضور نے سرورق پر اپنے قلم سے یہ نوٹ تحریر فرمایا

"جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ خوب لکھا ہے۔ اخبار میں خاص طور پر نوٹ دے دیا جائے کہ اس خطبہ کو تمام جماعتیں پڑھ کر سنائیں جو لوگ جمعہ میں نہ آسکیں ان کے گھروں پر جا کر انہیں پڑھوائیں یا سنائیں اور بار بار پڑھا جائے"۔

اسی طرح صیغہ زود نویسی کے علیحدہ قیام پر مجلس مشاورت ۱۹۴۵ء میں اس صیغہ کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:

"علمی طور پر صرف مولوی محمد یعقوب صاحب ہی اس وقت سب کام کر رہے ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے قدرتی طور پر زود نویسی کا ملکہ عطا کیا ہوا ہے اور جو اکثر خطبات اور ڈائریاں وغیرہ نہایت صحیح لکھتے ہیں۔۔۔۔ ان کے لکھے ہوئے مضمون کے متعلق میرا ذہن یہ تو تسلیم کر سکتا ہے کہ کسی بات کے بیان کرنے میں مجھ سے غلطی ہو گئی ہو مگر میرا ذہن یہ تسلیم نہیں کر سکتا تھا

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱۔ کیڈٹس میرین اکاڈمی چٹاگانگ شرائط:۔ ۱/۹/۶۵ کو عمر ۱۹ سال تک۔ انٹر سائنس (پری انجینئرنگ گروپ) ۵۰٪ یا ازاں نمبر پاکستان نیوی کیڈٹ امتحان داخلہ منعقدہ ۶ تا ۹ جولائی ۱۹۶۵ء پاس۔ آغاز کار اکتوبر ۱۹۶۵ء میں۔
انٹرویو ۹/۶۵ کو نیول ریکروٹنگ آفس ۱۵ ڈنکنسن مال لاہور
انٹرسائنس کی مارکس شیٹ اور سند میٹرک پیش ہوں۔
جنرل انفارمیشن پمفلٹ اور فارم درخواست کمانڈنٹ میرین اکاڈمی۔ ڈاکخانہ جلیل آباد معرفت (جسی) میرین اکاڈمی چٹاگانگ ۷ × ۳½ سائز کا لفافہ ۲۰ پیسے کی ٹکٹیں چسپاں شدہ بھیجکر طلب کریں یا بورڈ آف انٹر دیو سلیکشن بورڈ سے لیں (پ۔ ٹ ۱۲/۹/۶۵)

۲۔ ٹریننگ بطور کمرشل کلرک درجہ اول والٹن ٹریننگ سکول لاہور۔ اسامیاں ۷۵ تنخواہ ۱۱۵-۵-۵-۱۷۵۔ ریلوے ملازمین کے بچوں کے لئے مراعات۔ عرصہ ٹریننگ ۵ ماہ۔ الاؤنس دوران ٹریننگ ۵۰/- روپے ماہوار
شرائط:۔ میٹرک سیکنڈ ڈویژن۔ عمر ۱/۱۱/۶۵ کو ۱۸ تا ۲۲۔
درخواستیں ایک روپیہ کی مالیتی فارم پر مجوزہ فارم میں معرفت دفتر روزگار ۱۰/۹/۶۵ تک۔ (پ۔ ٹ ۱۲/۹/۶۵)

۳۔ داخلہ ویسٹ پاکستان یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹکنالوجی لاہور
فرسٹ ایئر میں داخلے کے لئے درخواستیں ۷/۹/۶۵ تک بنام کنوینر متعلقہ ایڈمشن کمیٹی۔
ڈگری کورسز (۱) سول۔ الیکٹریکل و مکینیکل (۲) مائننگ (۳) کیمیکل (۴) میٹیلرجیکل (۵) آرکیٹیکچر (۶) ٹاؤن پلیننگ۔
شرائط:۔ انٹرمیڈیٹ (ریاضی۔ فزکس۔ کیمسٹری)
پراسپکٹس ۶۶-۱۹۶۵ء و فارم درخواست اڑھائی روپے میں یونیورسٹی کے خزانچی سے۔ (پ۔ ٹ ۱۲/۹/۶۵)

۴۔ داخلہ گورنمنٹ کمرشل انسٹیٹیوٹ پشاور داخلہ ڈی کام کلاس (شارٹ ہینڈ و اکاؤنٹنسی گروپس کے لئے درخواستیں ۲۱/۹/۶۵ تک۔ شرائط:۔ سی کام یا بیچلر ڈگری۔
شارٹ کورسز (۱) یک سالہ کورس ٹائپ رائٹنگ (انگلش) (۲) یک سالہ کورس شارٹ ہینڈ (انگلش) (۳) یک سالہ کورس سیکرٹیریل پریکٹس۔
فیس ۱۵/- تا ۳۰/- فی کورس۔ وظائف و مراعات فیس۔ مالیت وظیفہ ۵۰/- ماہوار برائے بورڈران اور ۱۵/- برائے دیگر۔ زائد رقم برائے کتب ۵۰/-
بورڈنگ کلاسز ہفتہ میں پانچ روز۔ پراسپکٹس پرنسپل سے۔ انسٹیٹیوٹ واقع جی ٹی روڈ نزد رائل ہوٹل پشاور (پ۔ ٹ ۱۲/۹/۶۵)

۵۔ سینیٹری انسپکٹر کورس۔ لاہور انسٹیٹیوٹ آف ہائی جین پری وینٹو میڈیسن لاہور۔ آغاز کار ۱/۱۰/۶۵
شرائط:۔ میٹرک سائنس۔ عمر ۱۷ تا ۲۵۔ باشندہ پشاور ریجن (پشاور و ڈی آئی خان ڈویژن) درخواستیں ۲۵/۹/۶۵ تک بشمول (۱) مصدقہ نقل سند میٹرک (۲) تفصیل مارکس (۳) کیریکٹر سرٹیفکیٹ (۴) سرٹیفکیٹ ڈومیسائل مصدقہ مجسٹریٹ درجہ اول۔ (پ۔ ٹ ۱۲/۹/۶۵)

۶۔ اوورسیر درکار منگلا ڈیم افیئرز میرپور۔ حکومت آزاد جموں و کشمیر۔
درخواستیں ۱۳/۹/۶۵ تک۔ تنخواہ ۱۲۰-۱۰-۲۰۰-۱۵/۲۰-۲۷۰ بنابر تجربہ ابتدائی تنخواہ زیادہ۔ (پ۔ ٹ ۱۲/۹/۶۵)

۷۔ کامن ویلتھ سکالرشپس ۶۷-۱۹۶۶ء پوسٹ گریجوایٹ / ریسرچ دو سالہ وظائف کامن ویلتھ ممالک کی یونیورسٹیوں اور ٹکنالوجی کے کالجوں میں۔ سفر خرچ، خوراک، رہائش و تعلیم کے اخراجات کے برابر۔ مضامین امیدوار کے اپنے انتخاب کے۔ شرائط:۔ ایم اے / ایم ایس سی (انٹرمیڈیٹ اور اوپر سیکنڈ کلاس) یا بیچلر ڈگری (انجینئرنگ ایم بی بی ایس یا ایگریکلچر) یا سرشل اعتیاز عمر ۱/۱۰/۶۶ کو ۲۲ تا ۲۸
فارم درخواست ۳۰ پیسے کی ٹکٹوں والا بڑا لفافہ بھیجکر سیکشن افسر منسٹری آف ایجوکیشن گورنمنٹ آف پاکستان اسلام آباد سے۔ درخواستیں ۷/۹/۶۵ تک معرفت ڈائرکٹر آف ہیلتھ سروسز (پ۔ ٹ ۱۲/۸/۶۵)

۸۔ وظائف برائے تعلیم ایسٹ ویسٹ سینٹر ہوائی یونیورسٹی
دس وظائف یک سالہ۔ از جون ۱۹۶۶ء پورے اخراجات بمعہ کرایہ آمد و رفت۔
شرائط:۔ ایم۔ اے / ایم ایس سی / بی ایڈ یا کوئی اور بلند ترین پروفیشنل ڈگری۔ فرسٹ یا سیکنڈ کلاس تجربہ والوں کو ترجیح۔ فارم درخواست یو۔ ایس ایجوکیشنل فاؤنڈیشن ان پاکستان ۹۳ ایچ آئی لائنز صدر۔ کراچی ۳ سے یا کسی دفتر یونائیٹڈ سٹیٹس انفارمیشن سروس سے۔ ۹۰ پیسے کی ٹکٹوں والا ۱۰ × ۴½ لفافہ بھیجکر۔ درخواستیں ۳/۹/۶۵ تک۔ (پ۔ ٹ ۱۲/۸/۶۵)
(ناظر تعلیم)

تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں موسمی تعطیلات کے بعد ۱۲ ستمبر کو کھل جائیگا

فرسٹ ایئر (آرٹس) میں داخلہ یکم ستمبر کے بعد بھی جاری رہے گا

تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ انشاء اللہ العزیز موسمی تعطیلات کے بعد مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو باقاعدہ طور پر کھل جائیگا۔ اور کلاسیں جاری ہو جائیں گی۔ ایسے طلباء جو میٹرک کے بعد گھٹیالیاں کالج ہوسٹل میں داخل ہو چکے ہیں۔ مورخہ ۱۰ ستمبر کو وہاں پہنچ جاویں۔ اسی طرح سٹاف کی حاضری بھی دس ستمبر کو ضروری ہے تاکہ نیا ٹائم ٹیبل بنایا جا سکے۔

کالج اور ہوسٹل کا تمام زرخرچ ۵۶/- روپے ماہوار ہے۔ نتائج اللہ تعالیٰ کے فضل سے باوجود بورڈ آف ایجوکیشن لاہور کے سخت معیار کے ضلع سیالکوٹ میں نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔ ماحول بالکل سادہ ہے۔ لائبریری کی سہولیات ہر طالب علم کو حاصل ہیں۔ سٹاف کا اکثر حصہ کالج کے احاطے میں رہائش پذیر ہے۔ جن سے ہر وقت استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ ایسی مراعات بہت کم کالجوں میں حاصل ہو سکتی ہیں۔ پس دوست اس نعمت سے فائدہ اٹھائیں۔ اور اپنے بچوں کو پاکیزہ اور پرسکون ماحول میں تعلیم دلائیں۔

(عبدالسلام اختر ایم۔ اے پرنسپل انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

اعلانات برائے لجنات اماء اللہ

۱۔ مسجد ڈنمارک کا سنگ بنیاد انشاء اللہ العزیز ۶ ستمبر کو ۴ بجے شام رکھا جائے گا۔ تمام لجنات کو چاہیئے کہ اس موقع پر اپنے اپنے شہر میں جلسہ منعقد کر کے اجتماعی دعا کروائیں جلسے کے پروگرام میں احمدی مستورات نے اس سے پہلے جو مساجد بنائی ہیں۔ انکا ذکر کریں۔
۲۔ ربوہ میں انشاء اللہ تعالیٰ ۶ ستمبر کو ساڑھے چار بجے لجنہ اماء اللہ ہال میں جلسہ ہوگا۔ جس میں مسجد کے لئے اجتماعی دعا کروائی جائے گی۔ بہنیں زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس میں شامل ہوں۔
۳۔ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مجلس شوریٰ منعقد ہو گی۔ لجنات اپنی تجاویز جلد دفتر لجنہ مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ربوہ)

اعلان دارالقضاء

محترمہ خدیجہ بی بی صاحبہ دختر میاں غلام احمد صاحب مرحوم احمدی ساکن مکان نمبر ۱۲۵ کرشن گلی نمبر ۱ رام بازار باغبانپورہ لاہور نے دسمبر ۱۹۶۴ء سے مکرم شیخ محمد عظیم صاحب ولد نظام الدین صاحب احمدی سابق سکونت چاہ میراں روڈ لاہور سے مبلغ ۲۵۶۰/- روپے امانتی کی واپسی کے لئے درخواست دے رکھی ہے مگر اب تک شیخ صاحب مذکور سے جواب نہیں لیا جا سکا۔ لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ عرصہ ایک ماہ تک شیخ صاحب مذکور اس کا جواب دفتر ہذا میں بھیجدیں۔ نیز اپنا مکمل ایڈریس برائے خط و کتابت لکھ بھیجیں اور اگر وہ پاکستان سے باہر مقیم ہوں تو اس درخواست کی پیروی کے لئے کسی صاحب کو باقاعدہ اپنا مختار مقرر کریں۔ (ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

درخواست دعا

میرا نواسہ عزیز شکور احمد ابن میجر عبدالحمید صاحب شرما انجینئرنگ کی اعلیٰ تعلیم کے لئے ۲۸ اگست کو جرمنی روانہ ہو رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں اس کا حافظ و ناصر ہو اور کامیابی کے ساتھ بخیریت واپس لائے۔
(عاجزہ ہاجرہ بیگم اہلیہ خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم سابق ایڈیٹر الفضل)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

راولپنڈی ۲۵ اگست۔ مقبوضہ کشمیر میں عوام کی بغاوت بہت زور پکڑ گئی ہے۔ چنانچہ بھارت نے ایک بریگیڈ فوج کو لیہ سے سری نگر منتقل کر دیا ہے یہ بریگیڈ جو جدید ترین آلات سے لیس ہے تیسرے ہندوستانی ڈویژن کا ایک حصہ ہے جو مقبوضہ کشمیر کے مخدوش شمالی علاقے کی حفاظت کے لئے متعین تھا

معتبر ذرائع نے ہندوستانی بریگیڈ کی منتقلی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان نے لیہ کے علاقہ میں اپنی دفاعی فوج کی نفری اس لئے کم کر دی ہے کہ چین کے حملہ کا خطرہ ختم ہو گیا ہے اور مقبوضہ کشمیر کی داخلی صورت حال اور نازک ہو گئی ہے۔ مبصرین نے کہا ہے کہ لیہ سے تیسرے ہندوستانی ڈویژن کے ایک بریگیڈ کی منتقلی اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ چین کے حملے کا خطرہ محض ایک ڈھونگ ہے جو ہندوستان نے مغربی طاقتوں سے اسلحہ اینٹھنے کے لئے کھڑا کیا ہے۔

● راولپنڈی ۲۵ اگست۔ امریکہ کے ایک کثیر الاشاعت اخبار دی ہیرلڈ ٹریبیون نے اپنے حالیہ شمارے میں لکھا ہے کہ مسئلہ کشمیر کا حل بہت جلد ہونا چاہیئے کیونکہ اس مسئلہ سے ہندوستان اور پاکستان کے درمیان کشیدگی بڑھ گئی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ پاکستان کے نوجی بلاک کے ساتھ تعلقات بھی بہت نازک ہو گئے ہیں اخبار نے لکھا ہے کہ پاکستان کی معاشی امداد روک دینے یا بند کر دینے کی دھمکی نے حالات کی سنگینی میں مزید اضافہ کیا ہے اور امریکہ نے پاکستان کی امداد روک کر اسی قسم کے حالات پیدا کر دیئے ہیں جو اسوان بند کی تعمیر کے لئے امداد دینے سے انکار کر کے مصر میں پیدا ہو گئے تھے لیکن اب بھی موقع ہے کہ دونوں ممالک وسیع النظری سے کام لیتے ہوئے دوبارہ پہلے کے سے تعلقات استوار کریں۔

● نئی دہلی ۲۵ اگست:۔ روس نے بھی کشمیر کے مسئلے پر ہندوستان کی حمایت کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ روس نے واضح کر دیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر کی موجودہ نازک صورت حال کے سلسلے میں جو جہاد آزادی کے باعث پیدا ہوئی ہے حکومت ہند کو اس (روس) سے کسی رعایت یا زبانی ہمدردی کی بھی توقع نہیں رکھنی چاہیئے۔

اس سے پہلے یہ خبر آ چکی ہے کہ برطانیہ موجودہ صورت حال کے پیش نظر مقبوضہ کشمیر کے معاملے بالکل غیر جانبدار رہے گا۔

روس کے نائب وزیر اعظم مزدروف سے جو پچھلے دنوں نئی دہلی آئے تھے، شاستری اور سورن سنگھ نے کئی ملاقاتیں کیں اور کوشش کی کہ ہندوستان حریت پسندوں کے خلاف جو مہم چلا رہا ہے روس اس کی حمایت کرے مزدروف نے ان پر واضح کیا کہ جہاں تک مجاہدین سے جنگ کا تعلق ہے ان سے نمٹنا ہندوستان کا کام ہے۔ ہندوستانی رہنماؤں سے ان کی بات چیت زیادہ تر مسئلہ کشمیر پر ہوئی۔

● راولپنڈی ۲۵ اگست۔ صدر ایوب نے کل صبح صدارتی کابینہ کے اجلاس کی صدارت کی اجلاس دو گھنٹے جاری رہا جس میں نہایت اہم امور پر غور کیا گیا۔ گزشتہ روز صدر ایوب نے وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو۔ اور وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب اور وزیر معاملات ناردرن ایریاز صبور خان سے اہم معاملات پر بات چیت کی تھی۔ بات چیت کے موقع پر وزارت خارجہ کے سیکرٹری مسٹر عزیز احمد بھی موجود رہے تھے۔

● نئی دہلی ۲۵ اگست:۔ کھودال لیڈر اچاریہ ونوبھا بھاوے نے کہا ہے کہ ملک کے اہم مسائل کے بارے میں برسر اقتدار جماعت کانگریس شش و پنج میں مبتلا ہے یہی وجہ ہے کہ وہ ملک کے مسائل حل کرنے کے لئے کوئی عملی قدم نہیں اٹھا سکتی۔

● نئی دہلی ۲۵ اگست۔ ہندوستانی پارلیمنٹ کے ایوان بالا نے آج رن کچھ میں جنگ بندی کے معاہدہ کی توثیق کر دی۔ پارلیمنٹ کا ایوان زیریں گزشتہ ہفتے اس معاہدہ کی منظوری دے چکا ہے۔ ہندوستان کے وزیر اعظم مسٹر لال بہادر شاستری نے بحث کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ رن کچھ کا مسئلہ کشمیر کے تنازعہ سے الگ حیثیت رکھتا ہے۔ کشمیر کے حالیہ واقعات کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر شاستری نے کہا کہ ہمیں اپنے علاقے میں بیرونی افراد کی آمد کو روکنے کے لئے حد پر بند کرنا ہوگا۔

انھوں نے کارگل کے علاقہ میں پاکستانی چوکیوں پر قبضہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں اس حد تک پہنچنا ضروری تھا جہاں سے "بیرونی افراد" داخل ہوتے تھے۔ یاد رہے کہ ہندوستانی وزیر دفاع مسٹر چوہان نے بھی کل پارلیمنٹ میں دھمکی دی تھی کہ ضرورت پڑنے پر ہندوستان کشمیر میں جنگ بندی لائن پار کرے گا۔

● ماسکو ۲۴ اگست۔ روسی سائنسدان خلائی سیارے کو چاند پر بحفاظت اتارنے کے منصوبے تیار کر رہے ہیں۔ روسی سائنسی اکادمی کے صدر ڈاکٹر کیلدیش نے کہا ہے کہ اس سلسلہ میں بڑی حد تک کامیابی ہو چکی ہے۔ لیکن کسی انسان کو چاند پر اتارنے سے پہلے پوری طرح انتظامات کرنا نہایت ضروری ہیں۔ انہوں نے توقع ظاہر کی کہ روس عنقریب انسان کو چاند پر اتار دے گا۔

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
مینجر روزنامہ الفضل ربوہ
سے خط و کتابت کیا کریں

اعلان نکاح

میرے لڑکے عزیزم پیر نثار احمد کا نکاح عزیزہ مبشر نسیم صاحبہ دختر ڈاکٹر منظور احمد صاحب مرحوم پشاور صدر کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد، مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے مورخہ ۲۰ اگست ۱۹۶۵ء کو مسجد احمدیہ سول کوارٹرز پشاور صدر میں بعد از نماز جمعہ پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے دینی اور دنیوی برکات کا موجب بنائے۔ آمین۔ (پیر عبد الرحمن، سیکرٹری مال۔ جماعت احمدیہ کیمبل پور)

خصوصی ہیرے
دیگر بیش قیمت پتھر و خوش پسند و جدید قسم کے زیورات دستیاب ہیں،
فرحت علی جیولرز، دی مال لاہور فون نمبر ۲۶۲۳

پاکستان ویسٹرن ریلوے
اہم اعلان
متعلقہ فرموں کی اطلاع کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ ۵۰۰ ہیکسر فٹ سافٹ ووڈ لاگز (دیودار) کے لئے مشتہرہ ٹنڈر نمبر 65-2/8-6/7 جو ۱۳ ستمبر ۱۹۶۵ء کو ۸ بجے کھلنے تھے منسوخ کر دیئے گئے ہیں۔
اے حمید پی آر ایس
چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو ریلوے لاہور
INF(L) 1057

پاکستان ویسٹرن ریلوے
ڈویژنل آفس لاہور
مغل پورہ ریلوے سٹیشن پر پڑا ہوا ۱۲ دیگین کوئلہ یکم ستمبر ۱۹۶۵ء بوقت ۱۱ بجے بذریعہ نیلام عام فروخت کیا جائے گا۔
ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ
پے ڈبلیو آر۔ لاہور
INF(L) 2056

پاکستان ویسٹرن ریلوے
ترمیم
مشتہرہ ٹنڈر نمبر ۶۵-۱/۱۵۳/۸ پی مطلوبہ بتاریخ ۹/۶۵/۴ کے آئیٹم نمبر ۱ کے آگے شولڈری کی تعداد بجائے ۶۰۰ کے ۱۱۶۴ پڑھی جائے
اے حمید پی آر ایس
چیف کنٹرولر آف پرچیز
INF(L) 2042

ھمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس بیس روپے

قومی تباہی کی بڑی وجہ یہ ہوتی ہے کہ لوگ ناجائز تکاثر سے کام لینا شروع کر دیتے ہیں

وہ ان تمام نیک اخلاق کو جو قومی اور مذہبی زندگی کا باعث ہوتے ہیں نظر انداز کر دیتے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید کی آیات اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ۔ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"تکاثر اور تفاخر کی ہر صورت ممنوع نہیں بلکہ صرف وہ تفاخر ممنوع ہے جو انسان کو مقابر کی طرف لے جاتا ہے اور یہی حکمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ کے بعد زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ کہا۔ کیونکہ جسمانی موت تو خود آتی ہے لیکن یہ دینی یا اخلاقی یا قومی ہلاکت انسان خود بلاتا ہے اور اپنے قدموں پر چل کر اپنی قبر میں جاتا ہے۔ اگر حتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ کی جگہ حتّٰی متّم فرماتا تو یہ مضمون ادا نہ ہو سکتا۔ حتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ کہہ کر اللہ تعالیٰ نے مضمون میں ایک خاص شان اور جدّت پیدا کرتے ہوئے بنی نوع انسان کو اس نہایت اہم نکتہ کی طرف توجہ دلائی ہے کہ قومی تباہی کی بڑی وجہ یہ ہوتی ہے کہ لوگ ناجائز تکاثر سے کام لینا شروع کر دیتے ہیں۔ اور وہ تمام نیک اخلاق جو انسان کی قومی اور مذہبی زندگی کا اصل باعث ہوتے ہیں۔ ان کو نظر انداز کر دیتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس روح مفاخرت کی وجہ سے قوم اپنے مقام سے گرتی چلی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ ایک دن ایسا آتا ہے جب موت اس پر پوری طرح سوار ہو جاتی ہے اور ترقی کی دوڑ میں ایک بے جان جسم سے بڑھ کر اس کی کوئی حقیقت نہیں رہتی۔

كَلَّا ہمیشہ زجر کے لئے استعمال ہوتا ہے اس جگہ بھی اہل مکہ کو خبردار اور ہوشیار کرنے کے لئے یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ ان سے خطاب کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ خبردار تمہاری یہ حالت سخت خطرے والی ہے۔ ہم نے جو کہا ہے کہ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ تمہیں تکاثر نے گراتے گراتے اس حالت تک پہنچا دیا ہے کہ تم مقبرہ میں جا پہنچے ہو۔ ہماری اس بات کی سچائی کو ابھی تم سمجھے نہیں اور تم خیال کرتے ہو کہ یہ محض ایک رٹ ہے۔ مگر یاد رکھو تھوڑے ہی دنوں تک تمہیں اچھی طرح پتہ لگ جائے گا کہ ہماری بات بالکل سچی ہے اور زندگی کے آثار تم میں موجود نہیں رہے۔ دیکھو اگر یہاں مقابر سے ظاہری قبریں مراد ہوتیں تو كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ کے کیا کوئی بھی معنے ہو سکتے تھے۔ کیا ابوجہل۔ عتبہ۔ اور شیبہ یہ تسلیم نہیں کرتے تھے کہ ہم نے ایک دن مرجانا ہے۔ جب وہ بھی تسلیم کرتے تھے کہ انسان فانی ہے اور وہ تھوڑی سی عمر لے کر اس دنیا میں آیا ہے۔ تو یہ کہنا کس قدر بے معنی ہو جاتا تھا کہ ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ تم نے ضرور مرنا ہے۔ دیکھو ہم پھر تمہیں بتاتے ہیں کہ تم نے ضرور مرنا ہے۔ اس صورت میں تو یہ ایک ہنسی کے قابل بات بن جاتی ہے کہ جس بات کو ہر فرد تسلیم کرتا ہے اس کے متعلق کہا جا رہا ہے کہ دیکھو تمہیں اس کا عنقریب پتہ لگ جائے گا۔ میں پھر کہتا ہوں کہ تمہیں اس کا عنقریب پتہ لگ جائے گا۔ یہ الفاظ صاف بتا رہے ہیں کہ اس جگہ تباہی اور ذلت و رسوائی والی قبریں مراد ہیں اور یہی وہ قبریں تھیں جن کا کفار مکہ کو بڑی سختی سے انکار تھا۔ . . .

حقیقت یہ ہے کہ اس جگہ قومی تباہی اور بربادی کو ہی مقابر قرار دیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ ان سے فرماتا ہے کہ دیکھو ہوشیار ہو کر سن لو۔ تم ضرور جان لوگے کہ تم قبروں میں پہنچ چکے ہو۔ ہم پھر کہتے ہیں کہ ہوشیار ہو جاؤ تم کو پتہ لگ جائے گا کہ ہم سچ کہتے ہیں۔"

(تفسیر کبیر سورۃ التکاثر صفحات ۶۷، ۶۸)

مظفر آباد۔ ۲۶ اگست۔ تازہ اطلاعات کے مطابق مقبوضہ کشمیر کے ڈپٹی وزیر اعلیٰ جی ایم صادق کو ان کے گھر میں نظر بند کر دیا گیا ہے۔

بھارتی فوجوں نے آزاد کشمیر پر حملہ کر دیا

حملہ آور فوجوں نے دو مقامات پر مورچے قائم کر لئے

لاہور ۲۶ اگست۔ ریڈیو پاکستان نے کل دوپہر آل انڈیا ریڈیو کے حوالے سے یہ خبر نشر کی ہے کہ بھارتی فوجیں دو مقامات پر جنگ بندی لائن عبور کر کے آزاد کشمیر کے علاقے میں داخل ہو گئی ہیں۔ اور انہوں نے وہاں مورچے قائم کر لئے ہیں۔

آل انڈیا ریڈیو نے جو خبر نشر کی ہے اس کے مطابق بھارتی وزیر دفاع مسٹر چاون نے لوک سبھا میں یہ اعلان کیا کہ دو مقامات پر بھارتی فوجوں نے جنگ بندی لائن کو عبور کر لیا ہے اور ان محاذوں پر گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔

رائٹر نے اطلاع دی ہے کہ وزیر دفاع مسٹر چاون نے کل یہ دعویٰ کیا تھا کہ بھارتی فوجوں نے مقبوضہ کشمیر میں مسلح حملہ آوروں کا داخلہ روکنے کے لئے دو مقامات پر جنگ بندی لائن کو عبور کر لیا۔ اور وہاں مورچے قائم کر لئے ہیں۔ مسٹر چاون لوک سبھا میں مقبوضہ کشمیر کی صورت حال پر بیان دے رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ بھارتی فوجوں نے جنگ بندی لائن پر اس کارروائی کے دوران ۸۱ ملی میٹر کی دو توپیں، راکٹ مارنے والی توپوں اور دوسرے اسلحہ پر قبضہ کر لیا ہے۔

مسٹر چاون نے کہا کہ اس وقت تک جو خبریں آ رہی ہیں ان کے مطابق بھارتی فوج مزید اسلحہ پر قبضہ کر رہی ہے۔ اس سے قبل بھارتی فوجیں جنگ بندی لائن کو توڑ کر کارگل کی دو چوکیوں پر قبضہ کر چکی ہیں۔ پیر کے روز بھارتی وزیر دفاع نے کہا تھا کہ اگر ضرورت پڑی تو بھارتی فوجیں جنگ بندی لائن پر مزید کارروائی کریں گی۔

کشمیر کی صورت حال خطرناک ہے

ماسکو ۲۶ اگست۔ روس کے سرکاری اخبار "پراودا" نے کشمیر کی موجودہ صورت حال کو خطرناک قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ صورت حال جلد ختم ہونی چاہیئے۔

مجاہدین نے ایک سو پچھتر بھارتی فوجیوں کو ہلاک کر دیا

پچاس فوجی گاڑیاں تباہ ہو گئیں۔ مشرقی پنجاب سے مزید ایک بریگیڈ جموں پہنچ گیا

مظفر آباد۔ ۲۶ اگست۔ مقبوضہ کشمیر میں کل مجاہدین آزادی نے بھارتی فوج کے قافلوں پر کامیاب حملے کئے۔ انھوں نے ۱۷۵ بھارتی فوجیوں کو ہلاک کر دیا اور پچاس سے زیادہ فوجی گاڑیاں تباہ کر دیں۔ یہ گاڑیاں فوجی اور اسلحہ لے کر مختلف علاقوں کو جا رہی تھیں۔

ریڈیو صدائے کشمیر کے مطابق مجاہدین نے کل راجوری کے علاقہ میں بھارت کے ایک فوجی قافلہ پر چھاپہ مارا۔ اس جگہ گھمسان کی جنگ ہوئی۔ جس میں ۱۲۵ بھارتی مارے گئے۔ مجاہدین نے ۲۵ گاڑیاں تباہ کر دیں۔ اور بھاری مقدار میں اسلحہ اور گولہ بارود پر قبضہ کر لیا۔ صدائے کشمیر نے مزید بتایا کہ بارہ مولا، اوڑی روڈ پر آج مجاہدین نے ایک اور فوجی قافلے پر حملہ کیا۔ اور تیس بھارتی فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔ یہ قافلہ دو سو گاڑیوں پر مشتمل تھا۔ کل رات اننت ناگ، سری نگر، بڈگام، چھمب اوڑی اور متعدد دوسرے مقامات پر مجاہدین اور بھارتی فوجوں میں خونریز جھڑپیں ہوئیں۔ جن میں ستر کے قریب بھارتی فوجی مارے گئے۔ ایک بھارتی فوجی قافلہ کو اننت ناگ کے قریب تباہ کر دیا گیا

دریں اثنا مجاہدین پر قابو پانے کے لئے بھارتی فوج نے کشمیری مسلمانوں کے خلاف اپنی بربریت اور مظالم کی رفتار اور تیز کر دی ہے کل پونچھ کے قریب مسلمانوں کے دو دیہات کو آگ لگا دی اور پچاس افراد کو زندہ جلا دیا گیا۔ ان میں ننھے منے بچے اور عورتیں بھی شامل تھیں۔ شہید کئے جانے والے مسلمانوں کی لاشوں کی بے عزتی کی گئی اور موقعہ پر موجود سوگواروں کو دھمکی دی گئی ہے کہ اگر انہوں نے مجاہدین کی امداد جاری رکھی تو ان کا بھی یہی حشر ہو گا!

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴